65649-فضائل اعمال حقوق العباد کا کفارہ نہیں بنتے

سوال

میں نے سنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :
"جس نے رمضان المبارک کے روزے ایمان اوراجروثواب کی نیت سے رکھے اس کے پہلے سارے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں"
کیا اس میں مسلمان شخص کے وہ گناہ بھی شامل ہیں جو اس نے اپنے مسلمان بھائی کے حقوق کو جان بوجھ کر غصب کیا ہے، اوراب اس پر بہت زیادہ نادم ہے، لیکن وہ ان کے سامنے ان کا اعتراف کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، کیونکہ اس سے بہت ساری مشکلات پیدا ہونگی ؟

پسندیدہ جواب

گناہوں کو ختم اوران کا کفارہ بننے والی اشیاء توبہت ساری ہیں : جن میں توبہ واستغفار، اوراطاعت وفرمانبرداری، اورحدوالے گناہ کا مرتکب ہونے والے پر حد کا قائم کرنا، وغیرہ ذالک.

اورفضائل اعمال مثلا نماز، روزہ، حج وغیرہ جمہورعلماء کرام کے ہاں یہ اعمال توصرف صغیرہ گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں، اوراللہ تعالی کے حقوق اللہ کا کفارہ بنتے ہیں.

اورحقوق العباد کے متعلقہ معاصی اورحقوق کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ : یہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے، اوراس سے توبہ کی شروط میں حقوق کا حقداروں کو واپس کرنا شامل ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"شھید کو قرض کے علاوہ باقی سب گناہ معاف کردیے جاتے ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1886).

شرح مسلم میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : "قرض کے علاوہ"

اس میں اس بات کی تنبیہ ہے کہ آدمیوں کے سارے حقوق کو شھادت اورجھاد اوردوسرے فضیلت والے اعمال معاف نہیں کرواتے اوران کا کفارہ نہیں بنتے، بلکہ حقوق اللہ کا کفارہ بنتے ہیں. انتہی

اورابن مفلح "الفروع" میں کہتے ہیں :

اورشھادت قرض کے علاوہ گناہ معاف کرواتی ہے، ہمارے شیخ کہتے ہیں (یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی) اورقرض کے علاوہ بندوں کے دوسرے حقوق مثلا قتل اورظلم وغیرہ بھی. انتہی

دیکھیں : الفروع (193/6).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں ہے :

" توبہ ندامت کے معنی میں ہے کہ جو کچھ ہو چکا اس پر ندامت اور آئندہ ایسا فعل نہ کرنے کے عزم کا نام توبہ ہے ، اور یہ حقوق العباد کو ساقط کرنے کے لیے کافی نہیں ، لھذا جس شخص نے کسی کا مال چوری کیا ، یا مال غصب کیا ، یا کسی اور طریقہ سے اس کے ساتھ ظلم اور زیادتی کی تو صرف ندامت اور اس فعل کو چھوڑ دینے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم کرنے سے ہی اس گناہ سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوگا ، بلکہ ان مظلوموں کے حقوق واپس کرنا ضروری ہیں ، اور فقھاء کے ہاں یہی اصل اور متفق علیہ مسئلہ ہے " انتہی.

یہ تو ان حقوق کے متعلق تھا جو مادی ہیں ، مثلا غصب کردہ مال ، یا حیلہ وغیرہ کرکے حاصل کردہ ، لیکن معنوی حقوق مثلا بہتان ، غیبت ، وغیرہ ہوں تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اگر مظلوم کو اس ظلم کا علم ہو چکا ہو تو مظلوم سے معذرت اور معافی ضرور مانگنا ہوگی ، اور اگر مظلوم کے علم میں یہ ظلم نہ آیا ہو تو اسے بتانا نہیں چاہیے بلکہ اس کے لیے اس کے لیے استغفار کرے ، کیونکہ اسے بتانا نفرت کا سبب اور باعث بنے گا اور ان دونوں کے مابین عداوت و دشمنی اور بغض پیدا ہوگا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" صحیح حدیث میں ہے کہ :

"جس کسی کے پاس بھی اپنے کسی بھائی کا خون میں یا مال میں عزت میں حق ہے تو وہ اس حق سے وہ دن آنے سے قبل ہی بری ہو جائے اور اسے ادا کردے ، جس دن میں نہ کوئی درہم ہوگا اور نہ دینار ، صرف نیکیاں اور برائیاں ہونگی ، اگر اس کے پاس نیکیاں ہونگی تو صحیح وگرنہ صاحب حق کی برائیاں لے کر ظالم پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا" اوکما قال.

اور یہ تو اس کے متعلق ہے جس کا مظلوم کو علم ہو چکا ہو ، لیکن اگر اس نے کسی کی غیبت کی ہو ، یا اس پر بہتان لگایا ہو اور مظلوم کو اس کا علم نہ ہو تو اس سے توبہ کی شرط میں ایک قول یہ ہے کہ اس کے علم میں لایا جائے ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : یہ شرط نہیں.

یہ اکثر کا قول ہے ، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے دو روایتیں ہیں ، لیکن اس کا قول اس طرح کے مسئلہ میں یہ ہے کہ اس مظلوم کے ساتھ نیکی کرے مثلا اس کے لیے دعا اور استغفار اور اعمال صالحہ صدقہ کرکے اس کا ثواب اسے ہدیہ کرے ، جو اس کی غیبت اور بہتان کے قائم مقام ہونگے.

حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے آپ استغفار کی دعا کریں. انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (189/18).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے ایسے شخص کے بارہ میں کہا ہے جس نے کسی بندے کا مال چور کیا ہو :

اگر تو اسے اس آدمی کا علم ہو یا پھر وہ اسے جاننے والے شخص کو جانتا ہو ، تو اس شخص پر متعین ہے کہ وہ اسے نقدی یا چاندی یا اس کے برابر قیمت یا جس پر اس کے ساتھ اتفاق ہو جائے اسے ادا کرے.

اوراگروہ اس شخص کو نہیں جانتا، اوراسے کے حصول سے بھی ناامید ہوچکا ہے توپھر اس کی جانب سے وہ نقدی وغیرہ یا چاندی صدقہ کردے، اوراگراسے صدقہ کرنے کے بعد مالک کا علم ہوجائے تواسے صدقہ کرنے کی خبر دے، اگر تووہ اس کی اجازت دے توٹھیک، لیکن اگروہ اس کے تصرف میں اعتراض کرتا ہوااپنی رقم اورحق کا مطالبہ کرے تووہ اسے واپس کرنے کا ضامن ہے، اورکیا ہواصدقہ اس کی اپنی جانب سے ہوگا، اوراسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالی سے استغفاراور توبہ کرے، اورمالک کے لیے دعا کرے"

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ(165/4).

واللہ اعلم.